## سوال

(33) خطبہ جمعہ میں عربی کا پنجابی یا اردو میں ترجمہ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ خطبہ جمعہ وغیرہ میں واسطے سمجھانے عربی نہ جاننے والوں کے خطبہ عربی کا اردو ۔ پنجابی یا فارسی میں حسب حاجت ترجمہ کرنا جائز یا نہیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ اگر کوئی شخص اس طور پر خطبہ پڑھے کہ اس میں عبارات عربی مثل آیات قرآنی اوراحادیث ۔ ۔ ۔ ۔ اورادعیہ ماثورہ کچھ نہیں ہوں تو یہ صورت جائز نہیں ہے اوراگر ایسا نہیں کرے بلکہ عبارات عربیہ کو بھی پڑھے اوراس کے ط بعد اس کا ترجمہ کردے تاکہ عوام الناس کواس سے فائدہ پہنچے یہ صورت جوازکی ہے صحیح مسلم میں ہے ۔

کانت للنبی صلعم خطبتان یجلس بینهما یقرء القرآن ویذکر الناس

جب تک ترجمہ نہیں کیا جائے گا تو عوام الناس کیوں کر سمجھیں گے ۔ اورتذکیر کا اختصاص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام میں کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة کافی ووافی ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ ابوطیب محمد الدعو شمس الحق العظیم آبادي عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ( شب برات سے متعلق یہ تحریر مولانا عظیم آبادی نے مولانا عبدالغفوروانا پوری کے رسالے "اھدایتہ الی لیلتہ البراءة" پر بطور تقریظ لکھی تھی جو مذکورہ رسالہ کے اخیر میں (ص 41/43) شائع ہوئی ( مطبع سعید المطالع بنارس 1322ھ اس تحریر کی نشاندہی مولانا عبدالعزیز اعظمی نے کی ) جس کے لیے راقم ان کا ممنون ہے )

نحمدہ ونصلی بیشک ماہ شعبان کی فضیلت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اوراس کی فضیلت کا خیال کرکے اس میں اپنے دستور سے زیادہ روزہ رکھنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ۔

صحیحین میں مروی ہے : عن عائشة قالت مارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شهر قط اشهر رمضان ومارایتہ فی شهر اکثر صیاما منہ فی شعبان

اورسنن نسائی میں بسند حسن مروی ہے : عن اسامة بن زید قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارک تصوم شهرا ما تصوم من شعبان قال ذلک شهر یغفل الناس عنہ بین رجب ورمضان وهو شهر ترفع فیہ الاعمال الی رب العلمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم

اورسنن ترمذی میں ہے : عن انس رضی اللہ عنہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای صوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظیم رمضان

اورتین روایتوں کے علاوہ اورروایات بھی اس باب میں واردہیں ۔ اکثر روایات ان میں سے حافظ منذری کی کتاب الترغیب میں موجودہیں ۔

ان حدیثوں سے اتنا ضرور معلوم واکہ شعبان کا مہینہ بزرگ مہینہ ہے اوراس میں روزوں کی کثرت مسنون ہے اور رسول اللہ ﷺ اس مہینے میں زیادہ روزے رکھتے تھے ۔ البتہ اس مہینے میں روزے کےلیے کسی تاریخ یا روزکی تخصیص کسی ایسی روایت سے ثابت نہیں ہے جوقابل احتجاج ہو ۔ اس لیے بالقصد خاص کر کے روزے کےلیے کسی تاریخ کو معین کرلینا چاہیے ۔

باقی رہانصف شعبان کی شب کوقرآن مجیدتلاوت کرنا ۔ ادعیہ ماثورہ اذکارصحیحہ پڑھنا ۔ صلوۃ قافلہ اول شب کوبغیر جماعت اور بغیرہیئت مخصوصہ کے یا آخر شب کوبجماعت لیکن بغیر ہیئت مخصوصہ کے اداکرنا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہنا رحمت کی کواستگاری کرنا اوراپنےلیے دعائیں مانگنا اور دعامیں گریہ وزاری کرنا بھی بدعت نہیں ہے ، بلکہ موجب اجر جزیل وثواب عظیم ہے اوراس باب میں بھی روایات متعددہ واردہیں ۔

منہاماأخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن حبان فی صحیحہ والبیہقی عن معاذبن جبل وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : یطلع اللہ الی جمیع خلقہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الالمشرک اومشاحن ورواہ ابن ماجہ نحوہ من حدیث ابی موسی الاشعري والبزاز والبیہقی من حدیث ابی بکر صدیق بنحوہ باسنادلاباس بہ قالہ المنذري فی الترغیب۔

ومنہاماأخرجہ البیہقی عن مکحول عن کثیر مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ النصف من شعبان یغفرلہ عزوجل لاہل الارض الالمشرک اومشاحن وقال البیہقی عن مکحول عن ابی ثعلبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع اللہ اي عبادہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفرلہ للمؤمنین ویمہل لاکافرین ویدع اہل الحقد نحقدہم حتی یدعوہ قال البیہقی وہوایضا بین مکحول وابی ثعلبۃ مرسل جید۔

ومنہا ماأخرجہ البیہقی عن العلاء بن الحارث عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فصلی الی ان قال فقال اتدرین اي لیلۃ ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ لیرحۃ النصف من شعبان فیستغفر للمستغفرلین ویرحم المسترحمین ویؤخراہل الحقد کما ہم قال البیہقی ہذامرسل جید وقال المنذري یحتمل ان یکون العلاء اخذہ من مکحول انتہی

ومنہا ماأخرجہ الامام احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمروان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع اللہ عزوجل الی خلقہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفرلہ لعبادہ الا اثنین مشاحن وقاتل نفس۔ قال المنذري رواہ احمد باسنادین انتہی

ان روایات کے سوااور بھی اخبار وآثار اس باب میں مروی ہیں ۔ بخوف طوالت قدر مذکور پر اکتفا کیا گیا ۔ ان روایات سے معلوم ہواکہ ماہ شعبان میں شب پندرہ بالخصوص بہت بزرگ ہے اس میں نمازپڑھنا دعائیں مانگنا ثواب ہے یہ روایتیں اگرچہ علیحدہ علیحدہ بہت قوی درجے کی نہیں ہیں مگرچونکہ متعدد طرق سے مروی ہیں اس لیے ایک کودوسرے سے قوت حاصل ہے اورقابل احتجاج وعمل ہے کیونکہ اس سے زیادہ صحیح حدیث اس کی مخالف نہیں وارد ہے اسی بناء پر شیخ ابوشامہ نے کتاب الباعث فی انکارالبدع والحوادث میں چند روایتیں بیہقی کی کتاب الدعوات الکبیر وغیرہ سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے ۔ قال البیہقی فی ہذا الاسناد بعض من یجہل وکذلک فیما قبلہ واذاانضم احدہما الی الاخراخذ بعض القرۃ انتہی

الحاصل ماہ شعبان کا تمام مہینہ بزرگ ہے اوراس میں روزے رکھنا مسبوب ہے مگرروزے کےلیے کوئی تاریخ معین ومقرر کرنا اور بالتحصیص صرف پندرہویں تاریخ میں روزہ رکھنا احادیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ تیرہ ' چودہ ' پندرہ تاریخوں میں جن کوایام بیض کہتے ہیں ان میں روزے رکھے اورچاہے تواس پر بھی زیادتی کرے کیونکہ اس مہینے میں کثرت صیام ثابت ہے اوراس مہینہ میں شب پندرہ بالخصوص زیادہ بزرگ ہے اس میں قیام لیل بغیر کسی ہیئت خاص کے بھی مسنون وموجب اجر وثواب ہے ۔ البتہ کسی خاص ہیئت کے ساتھ نمازپڑھنا یعنی ایک سورکعت نمازپڑھنا اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے دس بار سورۃ ق ہواللہ پڑھنا وغیرہ ذلک کہیں اخبار وآثار سے ثابت نہیں ہے بلکہ محدث فی الدین ہے اور عامل اس کا بدعتی ہے اورایسا ہی تمام شب چراغوں کوروشن کرنا اورسارے مکان میں زیادہ روشی کردینا یہ سب فعل منکرونا مشروع ہے ۔ اور ایسا ہی چودہ شعبان کویوم عید قرار دے کراس میں حلوہ پکانا اوراس کوثواب سمجھنا یہ سب بدعت وضلالت ہے اور تفصیل اس کی صراط مستقیم للامام ابن تیمیہ میں ہے وہکذافی الباعث فی انکارالبدع والحوادث لابی شامہ وکتاب المدخل الشیخ ابن الحاج وغیر ذلک من ذلک من الکتب المعتبرۃ

اورفرمایا علامہ مناوی نے فتح القدیر شرح کبیر جامع الصغیر میں بشرح حدیث " ان اللہ تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الخ کی قال المجد ابن تیمیہ لیلۃ النصف شعبان روي فی فضلہا

من الاخبار والآثار مایقتضی انہا مفضلۃ ومن السلف من خصہا بالصلوۃ فیہا ' وصوم شعبان جاءت فیہ اخبار صحیحۃ اما صوم یوم نصفہ مفرد فلا اصل لہ یکرہ ' وکذا اتخاذ مرسما تضع فیہ الحلوي والاطعمۃ وتظہر فیہ الزینۃ وہو من المواسم المحدثۃ المبتدعۃ التی لا اصل لہا انتہی واللہ اعلم

حررہ العبد الضعیف ابو طیب محمد شمس الحق العظیم آبادي عفی عنہ آبائہ وعن مشائخہ آمین

میں نے رسالہ مولوی عبدالغفور صاحب کو دیکھا اوراس کی صحت کی، فضائل شعبان وغیرہ میں مولوی صاحب نے خوب لکھا ہے واقعی فضائل شعبان میں بہت احادیث صحیحہ آئی ہیں ۔ صوم نصف شعبان میں کوئی حدیث صحیح نہیں ۔ تخصیص اس کی ٹھیک نہیں 'جیساکہ مولانا عبدالشمس الحق صاحب نے لکھا ہے میں بھی ان کا ہمقال ہوں

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

# ص179

محدث فتویٰ